اعلیٰ حضرت مجددِ دین و ملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مع تخریج و تسہیل
مسمّٰی بنام تاریخی الملفوظ ۱۳۳۸ھ
معروف بہ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مکمل 4 حصے
مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
محمد مصطفٰے رضا خان
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَكْتَبَةُ الْمَدِينه** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں: توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی اسباب** ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

رُوح کی قُوَّتیں

عرض: ''مِسمَر یزم''[1] کی حقیقت کیا ہے؟

ارشاد: اصل اس کی ''تصحیحِ تَصَوُّر'' ہے (یعنی) روح کی قوتوں کو ظاہر کرنا۔ روح کی بہت قوتیں ہیں۔

ایک اُلو کی روح کی کارستانی

سبع سنابل شریف میں ہے: ''تین صاحب جارہے تھے۔ دور سے ایک جنگل میں دیکھا کہ بہت آدمیوں کا مجمع ہے۔ ایک راجہ گدی پر بیٹھا ہے۔ حواری (یعنی درباری) حاضر ہیں۔ ایک فاحشہ ناچ رہی ہے۔ شمع روشن ہے۔ یہ صاحب تیر اندازی میں بڑے مَشّاق (یعنی ماہر) تھے۔ آپس میں کہنے لگے کہ اِس مجلسِ فسق وفجور (یعنی بری محفل) کو درہم برہم کرنا چاہیے، کیا تدبیر کی جائے؟ ایک نے کہا کہ راجہ کو قتل کردو کہ سب کچھ اسی نے کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ اس ناچنے والی عورت کو قتل کرو۔ تیسرے صاحب نے کہا: اِسے بھی قتل نہ کرو کہ وہ خود نہیں آئی، راجہ کے حکم سے آئی ہے۔ اپنی غرض تو مجلس کا درہم برہم کرنا ہے۔ (لہٰذا) اِس شمع کو گل کرو۔ یہ رائے پسند ہوئی۔ انہوں نے تاک کر شمع کی لَو پر تیر مارا، شمع گل ہوئی۔ اب نہ وہ راجہ رہا نہ فاحشہ نہ مجمع۔ نہایت تَعَجُّب ہوا۔ بقیہ رات وہیں گزاری۔ جب صبح ہوئی دیکھا تو ایک اُلُّو مرا پڑا ہے، اوراس کی چونچ میں وہی تیر لگا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ سب کام اسی اُلُّو کی روح کر رہی تھی۔'' (سبع سنابل، سنبله ششم، درحقائق وحدت، ص ۱۰۵)

ایک عجیب وغریب درخت

﴿پھر فرمایا﴾ نمرود کے دروازے پر ایک درخت تھا جس کا سایہ بالکل نہ تھا۔ جب ایک شخص اس کے نیچے آتا اس کے لائق سایہ ہوجاتا، دوسرا آتا تو دو کے لائق ہوجاتا۔ غرض ایک لاکھ تک آدمی اس کے سایہ میں رہ سکتے اور جہاں ایک لاکھ سے ایک بھی زیادہ ہوا سب دھوپ میں۔

عجیب وغریب حوض

اُسی کا ایک حوض تھا۔ صبح کو لوگ آتے، کوئی اس میں پیالہ بھر کر دودھ ڈالتا، کوئی شربت، کوئی شہد، جس کو جو پسند آتا

---

[1]: آسٹریا کے ڈاکٹر مِسمَر (۱۷۳۴ء۔۱۸۱۵ء) کا اِیجاد کردہ ایک علم جس میں تَصَوُّر یا خیال کا اَثر دُوسرے کے ذہن میں جاگزیں کرکے پوشیدہ اور آئندہ کے حالات پُوچھے جاتے ہیں۔